''دستِ قاتل میں ہے تلوار، خدا خیر کرے''

صدر جنرل پرویز مشرف، داڑھی، شلوار قمیص اور اسلام پر اپنا غبار نکال کر یورپ و امریکہ کے طویل دورے پر روانہ ہو چکے ہیں۔ دورے پر روانہ ہونے سے پہلے انہوں نے متشددانہ بیانات دے کر امریکہ و یورپ کو باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ وہ مسلمانوں کے نہیں، اُن کے نمائندے ہیں۔ لہٰذا امریکہ بہادر مزید مہربانی کرتے ہوئے، اُن کے اقتدار کو تحفظ فراہم کرے اور بحال رکھے۔ اِدھر سپیکر قومی اسمبلی چودھری امیر حسین نے اپنی رولنگ کے ذریعے ایل ایف او کو آئین کا حصہ قرار دے دیا ہے۔ سپیکر کے اس جانبدارانہ اقدام سے اپوزیشن اور حکومت کے درمیان فاصلے مزید بڑھ گئے ہیں۔ پہلے تو صدر، وردی اور ایل ایف متنازعہ تھے، اب سپیکر بھی متنازعہ ہو گئے ہیں۔ اپوزیشن، سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کا عندیہ دے رہی ہے۔ سرحد حکومت نے متفقہ طور پر شریعت بل منظور کر لیا ہے۔ اس پر صدر، وزیر اعظم اور اُن کے نورتن، اسلام، علماء، دینی جماعتوں اور دینی قدروں کے خلاف گز بھر لمبی زبانیں نکال کر، خوب طعن توڑ رہے ہیں۔ وفاق اور صوبہ سرحد کی حکومتوں میں تصادم اور محاذ آرائی کی کیفیت میں شدت اور تیزی آ رہی ہے۔ ایسی صورت حال میں جنرل صاحب کے دورۂ امریکہ کے ایجنڈے میں ایک نکتہ یقیناً مدتِ اقتدار میں اضافے کی منظوری لینا بھی ہے۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ جنرل پرویز، امریکہ سے اپنی خدمات کا معاوضہ لینے گئے ہیں۔ امریکہ کے لیے اُن کی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ ایسی وفاداری اور خدمات، جو آج تک پاکستان کے کسی حکمران کے حصے میں نہیں آئیں، صرف اور صرف جنرل پرویز کا حصہ ہیں۔

افغانستان کی بربادی میں، پاکستان کی طرف سے امریکہ کو لاجسٹک سپورٹ کی فراہمی اور مکمل تعاون، امریکہ کے لیے بالکل غیر متوقع تھی۔ پھر عراق کے خلاف جنگ میں پاکستان کی خاموشی، دراصل امریکہ کی حمایت کوئی معمولی خدمت نہ تھی۔ انہی خدمات کے عوض میں، جنرل پرویز قرضوں کی معافی کی درخواست پیش کریں گے۔ ایف ۱۶ جہازوں کا مسئلہ بھی اٹھائیں گے۔ کشمیر کا مسئلہ بھی زیر بحث آئے گا۔ ظاہر ہے کہ امریکہ بھی ان مسائل پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔ خدشہ ہے کہ پاکستان کی درخواست کے تبادلے میں امریکی مطالبات کی منظوری کی ایک اور طویل فہرست حکم نامے کی صورت میں جنابِ جنرل پرویز کے ہاتھوں میں تھما دی جائے گی۔ اُن میں......

۱) پاکستان کا اسرائیل کو تسلیم کرنا

۲) ایران اور شمالی کوریا کے خلاف پاکستان کی حمایت حاصل کرنا

۳) عراق میں پاکستانی افواج کی تعیناتی

۴) تقسیم کشمیر کے امریکی فارمولے کو تسلیم کرنا

۵) پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو رول بیک کرنا

۶) مذہبی قوتوں کا شکنجہ مزید کسنا اور......ایسے ہی دیگر مطالبات شامل ہوں گے۔

جنرل پرویز دورہ پر روانہ ہونے سے پہلے جہاں دیگر شدت پسندانہ بیانات داغ کر گئے ہیں، وہاں اسرائیل کو تسلیم کرنے کے حوالے سے نظر ثانی کا عندیہ بھی دے گئے ہیں۔ اُدھر اسرائیلی وزارتِ خارجہ کے ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل ''زدی گابے'' نے بھی بیان داغا ہے کہ ''پاکستان کو دشمن نہیں سمجھتے، اسرائیلی ریاست تسلیم کرنے پر خوشی ہوگی۔ سفارتی تعلقات کے خواہش مند ہیں۔'' گویا اس سازش کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی مکمل منصوبہ بندی کر لی گئی ہے۔ اور یہ بیانات اس کے لیے فضا سازی کا کردار ادا کریں گے۔

حیرت ہے کہ مسئلہ کشمیر کو استصوابِ رائے کے ذریعے حل کرانے کا مطالبہ کرنے والے پاکستان کے حکمرانوں نے اب اسرائیل کو تسلیم کرنے کے لیے نظر ثانی کی باتیں شروع کر دی ہیں۔ جس طرح کشمیریوں کی رائے کے بغیر مسئلہ کشمیر کا حل غلط ہے۔ بالکل اُسی طرح فلسطینیوں کی رائے کے بغیر اسرائیل کے متعلق کوئی بھی فیصلہ صریحاً ظلم ہوگا۔ یہ دراصل بیت المقدس پر یہودیوں کے ناجائز قبضے کو جائز اور اُمت مسلمہ کے مؤقف کو سبوتاژ کرنے کی سازش ہے۔ پاکستان اگر اس سازشی کھیل کا حصہ بنا تو اس کی سلامتی و بقا مشکوک ہو جائے گی۔ جب تک قبلۂ اوّل یہودیوں کے قبضے سے آزاد نہیں ہوتا اور فلسطینیوں کے مقبوضہ علاقے خالی نہیں کیے جاتے، اسرائیل کو تسلیم کرنا ہلاکت و بربادی کے مترادف ہوگا۔

عراق میں پاکستانی افواج کی تعیناتی ہمارے لیے مزید خطرات پیدا کرے گی۔ جس امریکہ کو ایران کا ایٹمی پروگرام قبول نہیں، وہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو کیسے قبول کرے گا؟ پاکستان میں عالمی اسلحہ انسپکٹروں کے دورہ کے بعد امریکہ کے غیر اعلانیہ اسلحہ انسپکٹر وفاقی وزیر خزانہ مسٹر شوکت عزیز کا کہوٹہ لیبارٹری کا دورہ، ہمارے جوہری پروگرام کو رول بیک کرنے کی سازش کا حصہ ہے۔ جہاں وزیر اعظم کو جانے کی اجازت نہیں، وہاں شوکت عزیز کس حیثیت میں گئے؟ عالمی سامراجی کھیل کا حصہ بن کر ہم پہلے ہی بہت نقصان اٹھا چکے ہیں۔ حکمران وطن عزیز کے حال پر رحم کریں اور یہود و نصاریٰ کے اس سازشی کھیل کا مزید حصہ نہ بنیں۔ جناب جنرل پرویز بہ ظاہر تو خدمات کا معاوضہ لینے گئے ہیں لیکن خدشہ ہے کہ انہیں لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ کیونکہ دینے والے کے ہاتھ میں ڈالروں کی تھیلی نہیں، دودھاری تلوار ہے:

''دستِ قاتل میں ہے تلوار، خدا خیر کرے''

☆......☆......☆